Submission of E-contents

1. Name: DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
2. Designation: Associate Professor
3. Department/College: URDU/S.Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : P.G.
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. 4th Sem, Paper 13th
7. Title/Heading of e-content : ABDUL HAQUE BAHAISIAT KHAKA NIGAR
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

22.07.2020

عبدالحق بحیثیت خاکہ نگار

M.A 4th Sem, Paper 13th

مولوی عبدالحق کی "چند ہم عصر" ایک تخلیقی کارنامہ ہے۔ جس میں ۲۴ مختلف شخصیتوں پر مضامین شامل ہیں انہوں نے جن شخصیتوں پر قلم اٹھایا ہے وہ صرف مخصوص نامور مشاہیر ہی نہیں بلکہ معمولی و عام ہستیاں بھی ہیں جو راست گوئی، جفاکشی وضع داری، انسان دوستی اور ایمانداری کی بہترین مثالیں ہیں اور ان کے حالات، واقعات اور کردار کسی نہ کسی اعتبار سے قابلِ تقلید ہو سکتے ہیں۔ مولوی صاحب کے خاکوں میں جو خصوصیت نمایاں ہے اس میں سے ایک تو شخصیت کی عکاسی میں غیر جانبداری ہوتی ہے، دوسرے شخصیت سے ہمدردی کا مظاہرہ ہر خاکے میں موجود ہے۔ تیسرے وہ خود خاکے کینوس پر بہت کم نظر آتے ہیں لیکن خاص کردہ سروں کی سیرت پر جب قلم اٹھاتے ہیں تو ان کی شخصیت کے نقوش بھی واضح ہو جاتے ہیں۔ ان کے خاکوں کی یہ خوبی ہے کہ وہ شخصیت کی سیرت نگاری میں مرعوب نہیں ہوتے اور محاسن و معائب بیان کرنے میں دوستی، تعلقات شخصیتوں کی عظمت و شہرت کا بھی پروا نہیں کرتے۔

مولانا محمد علی جوہر کے خاکہ میں انہوں نے مولانا کی شخصیت کے دونوں پہلو اجاگر کئے ہیں۔ بے ساختگی، آمد اور محبت مند انداز بیان نے واقعیت کا صحیح اظہار ہے۔ اس کے تجزیے سے عقیدت مندی نہیں شفقت جھلکتی ہے۔

"نام دیو ـ مالی" کے خاکہ میں حقیقت بیانی ہے۔ نام دیو مالی مقبرہ رابعہ دورانی کے باغ کا مالی تھا لیکن یہ باغ مولوی عبدالحق کی نگرانی میں تھا۔ چنانچہ نام دیو

مالی کے حال میں لکھتے ہیں :

"وہ اپنے کام میں مگن رہتا۔ اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔ وہ اپنے پودوں اور پیڑوں ہی کو اپنی اولاد سمجھتا تھا اور اولاد کی طرح ان کی پرورش اور نگہداشت کرتا۔ ان کو سرسبز اور شاداب دیکھ کر ایسا ہی خوش ہوتا جیسے ماں اپنے بچے کو دیکھ کر خوش ہوتی ہے"۔ ص ۱۴۱

"ایک دن نہ معلوم کیا بات ہوئی کہ شہد کی مکھیوں کی یورش ہوئی۔ سب مالی بھاگ بھاگ کر چھپ گئے۔ نام دیو کو خبر بھی نہ ہوئی کہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ اپنے کام میں لگا رہا۔ کیا معلوم تھا کہ قضا اس کے سر پر کھیل رہی ہے۔ مکھیوں کا غضبناک جھلا اس غریب پر ٹوٹ پڑا۔ اتنا کاٹا اتنا کاٹا کہ بے دم ہو گیا۔ آخر اسی میں جان دے دی" ص ۱۴۳

بے باک خاکہ نگاری کی ایک مثال سید محمود کا خاکہ ہے جو عبدالحق نے ان کی وفات کے بعد ایک مجلس میں سنایا تھا۔ مولوی عبدالحق نے اس مضمون میں رسمی باتوں سے گریز کیا ہے اور سید محمود کی شخصیت پر بے باکانہ قلم اٹھایا ہے۔

مولوی عبدالحق نے صرف بڑی اور اہم شخصیتوں پر ہی خاکے نہیں لکھے بلکہ ان کی وسیع خیالی نے ان سے دو ایسے خاکے بھی لکھوائے ہیں جو نہ تو شاعر نہ ادیب نہ مصلح قوم اور نہ ہی سیاست دان ہیں بلکہ یہ انتہائی معمولی حیثیت کے عام انسان ہیں۔ ایک مالی اور دوسرا سپاہی۔ لیکن ان کے کردار کی بعض خصوصیت غیر معمولی تھی کہ ان سے مولوی صاحب اتنے متاثر ہوئے کہ ان تصویروں کو اوراق

پیر منشوٗل کرکے انہیں ہمیشہ کے لئے زندہ و جاوید بنا دیا۔ نام دیومالی کے خاکے کا اقتباس ہم پیش کر چکے ہیں۔ اب گدڑی کا لال — نور خاں کا اقتباس ملاحظہ کیجئے:

"وہ حساب کے کھرے، بات کے کھرے اور دل کے کھرے تھے۔ وہ مہر و وفا کے پتلے اور زندہ دل کی تصویر تھے۔ ایسے نیک نفس، ہمدرد، مرنج و مرنجان اور وضع دار لوگ کہاں ملتے ہیں" یا ص ۱۱۰

ان دونوں کرداروں میں ایک خاص وصف یہ تھا کہ وہ کسی کی مدد کے محتاج نہ تھے۔ وہ اپنی مدد آپ کرتے۔ یہی چیز عبدالحق کو پسند تھی۔ انہوں نے ہر شخص کے کردار میں انسان دوستی کی صفت کو تلاش کیا ہے۔ وہ اپنی زندگی میں سینکڑوں اشخاص سے ملے ہیں۔ ان میں عالم فاضل بھی ہیں، ادیب و شاعر بھی، صاحب ثروت بھی ہیں اور مفکر و مجتہد بھی لیکن بقول ان کے "ایسے دو چار ہی ملے جن میں انسانیت بھی ہے اور یہ وہ شے ہے جو بہت کمیاب ہے۔"

غرض یہ کہ عبدالحق مذکورہ دونوں خاکوں میں جذبہ خدمت و ایثار کی عکاسی ایسے پرسوز الفاظ میں کی ہے کہ پڑھنے والا ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ دونوں خاکے لائق صد تحسین ہیں۔ مولوی چراغ علی مرحوم، خواجہ غلام الثقلین، مولانا وحید الدین سلیم مرحوم، محسن الملک اور حالی پر جو خاکے ہیں وہ اس لئے اہمیت رکھتے ہیں کہ اس میں ان کی نجی زندگی کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے جس سے ان کے ذہنی ارتقاء میں جن عناصر نے کام کیا ہے اس کا پتہ چلتا ہے۔

مولوی عبدالحق کی عبارت میں جھول نہیں - انہوں نے جملوں
کی دروبست اور تنظیم میں اختصار اور جامعیت سے کام
لیا ہے - اس کے علاوہ ان کی تحریر میں سادگی میں پرکاری
سلاست، رنگینی اور بے تکلفی میں ایک رکھ رکھاؤ ہے کسی
صنف میں ہوں ان کی طبیعت کی جولانی اور قلم کی روانی میں فرق
نہیں محسوس ہوتا - ان کے خاکوں میں معروضانہ انداز بیان اور
سب سے بڑھ کر ذاتی اور عقلی فیصلے کا منفردانہ انداز ملتا ہے

روزمرہ محاورے معمولی اور متروک الفاظ کے استعمال
پر مولوی عبدالحق بہت زیادہ قادر ہیں - وہ محاوروں کو
صرف جملوں میں بٹھاتے ہی نہیں ہیں بلکہ کھپاتے بھی ہیں اور وہ بھی
اس طرح کہ نامانوسیت کا احساس تک نہیں ہوتا بلکہ ان سے عبارت
میں ایک خاص قسم کی روانی اور دل کشی پیدا ہو جاتی ہے۔ ان
کو زبان پر جو قدرت حاصل تھی اس کا اندازہ ان سطور سے ہو جاتا ہے۔

"قدرت نے نواب محسن الملک مرحوم کو بہت سی خوبیاں
عطا کی تھیں - وجاہت، ذہانت، خوش بیانی اور
فیاضی ان کی ایسی عام اور ممتاز صفات تھیں کہ
ایک راہ چلتا بھی چند منٹ کی بات چیت
میں معلوم کر لیتا تھا۔" محسن الملک ص ۱۱۱

X

DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
ASSOCIATE PROFESSOR
Deptt. of URDU, S. Sinha College, AURANGABAD

COURSE: M.A. 4th Sem Paper 13th

Title/Heading of E-Content: ABDUL HAQUE BAHAISIAT KHAKA NIGAR

WhatsApp No. 9431637576